(۱۳۱۴ - ۱۳۹۶ھ/۱۸۹۷ - ۱۹۷۶ء)

حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ کا استغناء

مولانا مفتی طارق محمود صاحب

جس زمانے میں آپ (حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ) بورڈ تعلیمات اسلام کے رُکن تھے، اس دور میں آپ نے ایک دینی ضرورت کے تحت حکومت کے خلاف ایک اخباری بیان دے دیا۔ اس پر ایک اعلیٰ سرکاری عہدہ دار نے آپ سے کہا کہ مفتی صاحب! آپ نے بورڈ کا ممبر ہوتے ہوئے ایسا بیان دیا، حالاں کہ یہ بورڈ حکومت ہی کا قائم کردہ ہے۔ اس پر حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "اوّل تو بورڈ کے ارکان حکومت کے ملازم نہیں، اور اگر ملازم بھی ہوں تو یہ ملازمت شاید ان حضرات کے لیے تو حق گوئی میں رُکاوٹ بن سکتی ہو جن کا ایک سوٹ کم از کم دو سو روپے میں بنتا ہے اور جوتے، ٹوپی پر مزید سو روپے خرچ ہوتے ہیں اس کے برخلاف میرا معاملہ یہ ہے کہ بحمد اللہ تعالیٰ سر سے لے کر پاؤں تک میرے لباس کی تیاری پر بمشکل پندرہ بیس روپے خرچ ہوتے ہیں۔ اس لیے کوئی ملازمت میرے لیے رُکاوٹ نہیں بن سکتی۔ رہا بورڈ کی رُکنیت کا معاملہ تو شاید آپ کو معلوم نہیں کہ میں بفضلہ تعالیٰ اس عہدے سے استعفاء جیب میں لیے پھرتا ہوں، جب یہ رُکنیت کسی دینی ضرورت کی انجام دہی میں رُکاوٹ ثابت ہوگی تو ان شاء اللہ تعالیٰ استعفاء دینے کے لیے چند منٹ بھی درکار نہیں ہوں گے"۔

حکمرانوں سے ملاقات کا مقصد

حکمرانوں سے ملاقات یا ان سے میل جول بڑھانے کی باقاعدہ کوشش کرنا آپ کو بالطبع ناپسند تھا۔ جہاں کوئی دینی فائدہ نظر آتا بقدر ضرورت ملاقاتیں کرتے لیکن جہاں ان ملاقاتوں سے کوئی دینی فائدہ مقصود نہ ہوتا وہاں حتی الامکان اس سے پرہیز ہی فرماتے۔

ایک مرتبہ مشرقی پاکستان کے ایک بڑے دینی مدرسہ کا جلسہ تھا، جس کے مہتمم صاحب سے حضرت مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دیرینہ دوستانہ مراسم تھے۔ اس جلسے میں انہوں نے اس وقت کے صدر مملکت کو بھی مدعو کیا تھا۔ اتفاق سے اس وقت کے سربراہ مملکت ایک ایسے صاحب تھے جن سے حضرت مفتی شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ کو دینی معلومات میں کسی خیر کی توقع نہ تھی، اس لیے انہوں نے یہ طے کیا ہوا تھا کہ مجھے ان صاحب سے کبھی ملاقات نہیں کرنی۔ جب جلسہ کا دن آیا اور صدر صاحب کی آمد آمد ہوئی تو حضرت مفتی شفیع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مدرسے کے مہتمم صاحب سے فرمایا میں ان صاحب سے نہ ملنا چاہتا ہوں، نہ یہ پسند کرتا ہوں کہ ان سے میرا سامنا ہو، اس لیے آپ مجھے کوئی ایسا کمرہ بتا دیجیے جہاں میں سو جاؤں۔ انہوں نے ایک کمرہ حضرت مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص کر دیا اور آپ وہاں سو گئے۔ جب صدر صاحب تشریف لائے اور انہیں مدرسہ کا معائنہ کرایا گیا تو معائنہ کے دوران مہتمم صاحب انہیں اس کمرہ میں بھی لائے اور اندر اشارہ کر کے فرمایا اس میں مفتی محمد شفیع صاحب سو رہے ہیں۔

صدر صاحب کے جانے کے بعد جب مہتمم صاحب نے حضرت مفتی شفیع صاحب (بقیہ ص 27 پر)

(بقیہ ص 22 کا) رحمہ اللہ تعالیٰ سے اس واقعہ کا تذکرہ فرمایا تو آپ نے کہا "اگرچہ میں نے آپ سے یہ درخواست نہیں کی تھی کہ آپ انہیں میری اس انداز سے موجودگی جتائیں، لیکن یہ اچھا ہوا انہیں معلوم تو ہو کہ ملک میں ایسے کج دماغ لوگ بھی موجود ہیں۔ (ماہنامہ البلاغ، مفتی اعظم نمبر 431,432/1)